السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سائل قادریہ فرقہ کے متعلق معلومات چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے اس گروہ کی ایک کتاب پڑھی ہے جس کا نام ہے : ''الفیوضات الربانیة فی الماثر والأدوار القادریة'' اس میں قصیدہ ہے جس میں سلسلہ قادریہ کے پیر کے دعوے اور اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ کیا یہ باتیں صحیح ہیں یا غلط؟ سائل نے سوال کے ساتھ قصیدہ بھی ارسال کیا ہے تاکہ اس کے مضامین کے بارے میں فتویٰ دیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سائل نے جو قصیدہ بھیجا ہے اور جس کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ حق ہے یا باطل' اسے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصیدہ بنانے والا کوئی جاہل ہے جو اپنے متعلق ایسے دعوے کرتا ہے جو سب کے سب کفر وضلالت پر مشتمل ہیں۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ علماء کے تمام علوم اسی کے علم سے ماخوذ ہیں اور اسی کے علم کی شاخیں ہیں اور کہتا ہے کہ بندوں کا اخلاق وکردار اس کے فرض اور سنت قرار دیئے ہوئے اعمال کے مطابق ہونا چاہیئے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے اس سے وعدہ نہ لے رکھا ہوتا تو وہ جہنم کے دروازے بھی بند کر سکتا تھا۔ جو مرید اس کا فادار ہوتا ہے وہ اس کی فریاد رسی کرتا ہے اور اسے مصیبتوں سے نجات دیتا ہے' وہ اسے دنیا اور آخرت میں زندہ کرتا ہے۔ اسے ہر قسم کے خوف سے محفوظ رکھتا ہے اور قیامت کے دن وہ اعمال کا وزن ہوتے وقت مریدوں کے ساتھ ہوگا۔

یہ جھوٹے دعوے کوئی جاہل شخص ہی کر سکتا ہے جو اپنے مقام سے واقف نہیں۔ کیونکہ کامل علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور آخرت کے تمام معاملات اور تمام کنٹرول صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے یہ اختیارات کسی مقرب فرشتے کو دیئے ہیں نہ کسی نبی اور رسول اللہ ﷺ کو اور نہ کسی ولی کو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے اشرف ترین فرد یعنی جناب رسول اللہ a کو حکم دیا ہے کہ امت کو اللہ کا یہ فرمان پڑھ کر سنا دیں :

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ١٨٨ ... الأعراف

''(اے پیغمبر!) فرما دیجئے میں اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا مالک بھی نہیں' مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ چھوتی۔ میں تو صرف ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں۔''

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ٢١ قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ٢٢ ... الجن

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے! میں تم لوگوں کے لئے نقصان کا مالک ہوں نہ ہدایت کا۔ مجھے اللہ (کے غضب) سے کوئی پناہ نہیں دے گا۔ نہ اس کے سوا مجھے کوئی جائے پناہ ملے گی۔''

وہ حضرات جو نبی a سے انتہائی گہرا تعلق رکھتے تھے' جن کا آپ ﷺ سے انتہائی رشتہ تھا' جو کہ حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق تھے' آنحضرت محمد a نے انہیں بھی حکم دیا ہے کہ مجھ پر ایمان اور شریعت پر عمل کے ذریعے جو خود کو اللہ کے عذاب سے بچالیں' آپ ﷺ نے انہیں یہ بھی بتایا کیہ اللہ کے غضب سے بچانے کے لئے خود آپ ﷺ بھی ان کے کام نہیں آئیں گے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ قیامت کے دن نوح' ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ بھی نفسی نفسی پکاریں گے۔ تو سلسلہ قادریہ کا پیر یا مخلوقات میں سے کوئی اور فرد کس طرح اپنے مریدوں کو چھڑا سکتا ہے؟ اور کس طرح اپنا عہد پورا کرنے والوں کی حفاظت اور فریاد رسی کر سکتا ہے؟ اور قیامت کو اعمال تولے جانے کے وقت ان کا ساتھ دے سکتا ہے؟ اسے کس طرح یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے کہ جہنم کے دروازے بند کر دے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ واضح بہتان ہے اور رب العالمین کی شریعت کا صاف صاف انکار۔ یہ عقیدہ رکھنے والے نے غلو میں عقل وشرع کی تمام سرحدیں پار کر ڈالی ہیں۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی تخلیق کائنات سے قبل نور محمدی کے ساتھ موجود تھے اور جب قاب قوسین والی ملاقات ہوئی تو عبدالقادر بھی دوستوں کی اس ملاقات میں شریک تھے۔ وہ کہتا ہے کہ آپ نوح g کے ساتھ کشتی میں تھے اور انہوں نے اپنی قدرت کی ہتھیلی پر طوفان کا نظارہ کیا اور وہ حضرت ابراہیم g کے ساتھ تھے جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور وہ آگ ان کی دعا ہی سے ٹھنڈی ہوئی تھی اور اسماعیل کے ساتھ تھے اور اسماعیل کی جگہ قربانی کے لئے مینڈھا ان کی بہادری یا ان کے فتویٰ کی وجہ سے نازل ہوا اور جب یعقوب کی نظر ختم ہو گئی تو عبدالقادر اس وقت ان کے ساتھ تھے اور ان کے لعاب دہن کی وجہ سے حضرت یعقوب کی بینائی واپس آئی۔ ادریس کو جنت میں انہوں نے ہی بٹھایا' جب موسیٰ اللہ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرنے کے لئے گئے تھے تو شیخ عبدالقادر جیلانی بھی ان کے ساتھ تھے اور موسیٰ کا عصا ان کے عصا سے ہی بنایا گیا تھا' وہ گہوارے میں عیسیٰ کے ساتھ تھے۔ داؤد کو بہترین آواز انہوں نے دی تھی' بلکہ یہ (خبیث) اس سے بھی' بڑا دعویٰ کرتا ہے چنانچہ قصیدہ کے تین شعروں میں یہ دعویٰ کرتا ہے کہ عبدالقادر ہی اللہ ہیں۔ اس مفہوم کا سب سے واضح شعر یہ ہے :

أَنَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الْكَبِيرُ بِذَاتِهِ أَنَا الْوَاصِفُ الْمَوْصُوفُ شَيْخُ الطَّرِيقَةِ

''میں بذات خود واحد' اکیلا اور بڑا ہوں میں تعریف کرنے والا ہوں اور میری ہی تعریف کی گئی ہے میں شیخ طریقت ہوں۔''

تو اے فتویٰ پوچھنے والے بھائی! بری بات کا تو سننا ہی (اس کی برائی معلوم کرنے کے لئے) کافی ہوتا ہے۔ شیخ الطائفہ کی تعریف پر مبنی اس نظم میں جو بہتان' جھوٹ اور سرکشی بھری پڑی ہے اس کو دیکھنے کے بعد شیخ کی سیرت وتاریخ کے تفصیلی مطالعہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آپ کوشش کریں کہ قرآن وحدیث سے حق کو سمجھیں اور سلف صالحین یعنی صحابہ ؓ وتابعین کرام ؒ نے قرآن وسنت کی جو تشریح کی ہے اسی کا مطالعہ کریں۔ ویسے ہمیں یقین

ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی جن کی طرف یہ قصیدہ منسوب کیا جاتا ہے' ان کا اس سے اتنا ہی تعلق ہے جتنا بھیڑیئے کا یوسف کے خون سے تھا۔

آپ کے نام لیوا جھوٹی باتیں بنا کر آپ کی طرف منسوب کردیتے ہیں حالانکہ وہ ایسی باتوں سے بری ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ